احمدی احباب کی تعلیم و تربیت کے لئے

ہفتہ 14- نومبر 1998ء

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر، عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

ہفتہ 14- نومبر 1998ء 24 رجب 1419 ہجری- 14- نبوت 1377 ہش جلد 48-83 نمبر 254

حصول تقویٰ کی دعا

حضرت عبداللہ بن عباسؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہ دعا کرتے تھے۔

اے میرے رب مجھے اپنا شکر گزار اپنا ذکر کرنے والا' اپنے سے ڈرنے والا اور اپنا کامل اطاعت گزار اور اپنے حضور عاجزی کرنے والا بنا دے۔

(ترمذی کتاب الدعوات)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

تقویٰ' طہارت اور پاکیزگی اختیار کرنے والے خداتعالیٰ کی حمایت میں ہوتے ہیں اور وہ ہر وقت نافرمانی کرنے سے ترساں و لرزاں رہتے ہیں۔ آج کل دنیا کا اصول منافقانہ زندگی بسر کرنا ہو گیا ہے۔ اول اول انسان انسان سے نفاق کرتا ہے اور منافقانہ رنگ میں ہاں میں ہاں ملاتا ہے حالانکہ دلوں میں کدورت اور رنج و بغض بھرا ہوتا ہے۔ پھر یہ عادت ترقی کرتے کرتے ایسی بڑھتی ہے کہ خداتعالیٰ سے بھی منافقانہ تعلق کرنا چاہتا ہے اور خدا کو دھوکہ دینے کی کوشش کرتا ہے حالانکہ جانتا ہے کہ خدا علیم بذات الصدور ہے دل سے تو مومن ہوتا نہیں مگر خدا کے آگے مومن بننا چاہتا ہے بھلا خدا کسی کے دھوکے میں آسکتا ہے؟ ہرگز نہیں۔

دیکھو تقویٰ ایک ایسی چیز ہے کہ اللہ تعالیٰ صرف ایک متقی انسان کی خاطر دوسروں پر بھی رحم کرتا ہے اور اس کے اہل و عیال' خویش و اقارب اور متعلقین پر بھی اثر پڑتا ہے اور اسی طرح سے اگر جرائم اور فسق و فجور کا مرتکب ہوتا ہے تو اس کا اثر بھی پڑتا ہے۔

غرض خداتعالیٰ سے ڈرنا اور متقی بننا بڑی چیز ہے خدا اس کے ذریعہ سے ہزار آفات سے بچا لیتا ہے بجز اس کے کہ خداتعالیٰ کی حفاظت اس کے شامل ہو۔ کوئی نہیں کہہ سکتا کہ مجھے بلا نہیں پکڑے گی اور کسی کو بھی مطمئن نہیں ہونا چاہئے۔ آفات تو ناگہانی طور سے آجاتے ہیں۔ کسی کو کیا معلوم کہ رات کو کیا ہو گا۔

لکھا ہے کہ ایک بار آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کھڑے ہوئے۔ پہلے بہت روئے اور پھر لوگوں کو مخاطب کر کے فرمایا۔ یا عباداللہ خدا سے ڈرو آفات اور بلیات چیونٹیوں کی طرح انسان کے ساتھ لگے ہوئے ہیں ان سے بچنے کی کوئی راہ نہیں۔ بجز اس کے کہ سچے دل سے توبہ استغفار میں مصروف ہو جاؤ۔

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ 606-607)

تمہاری کامیابی کا گر تقویٰ ہے

(حضرت خلیفۃ المسیح الثانی)

انسان کو اپنی زندگی کے راستہ میں بہت سی مشکلات بہت سی تکلیفیں اور بہت سی رکاوٹیں پیش آتی ہیں۔ کیونکہ وہ تمام نتائج جو انسانوں کے کاموں کے نکلتے ہیں۔ زمانہ آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں اور آئندہ کا علم کسی کو ہوتا نہیں اس لئے انسان کے لئے زندگی بسر کرنا ایسا ہی مشکل ہے جیسا کہ اندھیرے میں کوئی شخص کسی چیز کے پکڑنے کے لئے ہاتھ بڑھاتا ہے۔ اور نہیں جانتا کہ وہ چیز کہاں ہے اور میرا ہاتھ کدھر جا رہا ہے۔ یہی حال انسان کے کاموں کا ہے۔ وہ سمجھتا ہے کہ میں روشنی میں کام کر رہا ہوں وہ جانتا ہے کہ میں سورج کی روشنی میں دیکھ بھال کر کام کر رہا ہوں اور وہ خیال کرتا ہے کہ اجالے میں میرا کام ہو رہا ہے مگر دراصل وہ اندھیرے میں ظلمت میں اور تاریکی میں کام کر رہا ہوتا ہے۔ پس چونکہ انسان کے تمام کاموں کی غرض نتائج مرتب کرنا ہوتی ہے اور نتائج آئندہ سے تعلق رکھتے ہیں۔ اور آئندہ کا علم انسان کو ہوتا نہیں اس لئے اس کے تمام کام ایسے ہی ہوتے ہیں جیسے اندھیرے میں کوئی کام کر رہا ہو اور نہ جانتا ہو کہ مجھے کیا پیش آنے والا ہے۔ جب یہ صورت ہو۔ تو سوال ہو سکتا ہے کہ پھر انسان کے لئے اپنے کاموں میں کامیاب اور بامراد ہونے کی کیا تدابیر ہو سکتی ہیں اس کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ لوگو! آؤ ہم تمہیں تدبیر بتاتے ہیں اور وہ یہ کہ

اے مومنو! اللہ کا تقویٰ اختیار کرو اور اسی کی خشیت کو دل میں جگہ دو اور خوف الٰہی اپنے دلوں میں پیدا کرو۔ یہی تمہاری کامیابی کا گر ہے۔

تقویٰ اللہ کہنے کو تو چند لفظ ہیں جو آسانی سے کہے جا سکتے ہیں لیکن عمل میں تقویٰ ایک نہایت ہی مشکل بات ہے ایک بزرگ نے تقویٰ کی یہ تعریف بیان کی ہے کہ ایک شخص نے کھلے کھلے کپڑے پہنے ہوئے ہوں جو ادھر ادھر لٹکتے جا رہے ہوں اور اس نے ایک ایسے تنگ راستہ سے گزرنا ہو جس سے صرف ایک ہی شخص گزر سکتا ہے اور اس راستہ کے دونوں طرف خار دار جھاڑیاں ہوں جن کے کانٹے قدم قدم پر اس کے کپڑوں کو کھینچتے ہوں ایسی جگہ سے جس طرح یہ شخص اپنے تمام کپڑے سمیٹ کر صحیح و سلامت گذر جاتا ہے اور اپنے کپڑوں کو پھٹنے نہیں دیتا۔ اسی طرح وہ شخص جو اپنی زندگی میں دنیا کی تمام آلائشوں اور تمام گندوں اور تمام ناپاکیوں سے گذر جائے اور اپنے کپڑوں کو ناپاک نہ ہونے دے اس کا نام تقویٰ اللہ ہے۔ پس کہنے کو تو یہ فقرہ آسان ہے مگر درحقیقت نہایت مشکل ہے۔ اور اس راستہ پر چلنا ہر ایک انسان کا کام نہیں ہے۔ کیونکہ اس کے حصول کے لئے انسان کو بہت سی کوششوں اور ریاضتوں کے کرنے کی ضرورت پڑتی ہے لیکن جو شخص ہمت کرتا ہے وہ ضرور کامیاب بھی ہو جاتا ہے۔ اور صرف یہی ایک طریق ہے جس سے انسان دنیا میں اپنے کاموں اور ارادوں میں کامیابی حاصل کر سکتا ہے اسی لئے اللہ تعالیٰ بھی فرماتا ہے کہ اے مومنو! متقی بن جاؤ۔ اس بزرگ نے تقویٰ کے معنے بہت درست کئے ہیں۔ تقویٰ کے معنی بچاؤ کرنے کے ہیں۔ انسان کا نفس جسم ہے۔ پاکیزگی اور طہارت اس کا لباس ہے اور دنیاوی پلیدیاں اور گندگیاں کانٹے ہیں جو ہر وقت پاکیزگی اور طہارت کے لباس کو پھاڑنے کے لئے تیار رہتے ہی۔ انسان کا یہ کام ہے۔ کہ اپنی ساری زندگی میں اس راستہ میں صحیح و سلامت گذرنے کی کوشش کرے اور اس کو ایک تنگ راستہ سمجھے (خطبات جمعہ جلد اول ص 283-282)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عرفان حدیث

نوافل فرائض کی کمی پوری کرتے ہیں

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ قیامت کے دن سب سے پہلے جس چیز کا بندوں سے حساب لیا جائے گا وہ نماز ہے۔ اگر یہ حساب ٹھیک رہا تو وہ کامیاب ہو گیا اور اس نے نجات پالی۔ اگر یہ حساب خراب ہوا تو وہ ناکام ہو گیا اور گھاٹے میں رہا۔ اگر اس کے فرضوں میں کوئی کمی ہوئی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ دیکھو! میرے بندے کے کچھ نوافل بھی ہیں۔ اگر نوافل ہوئے تو فرضوں کی کمی ان نوافل کے ذریعہ پوری کر دی جائے گی۔ اسی طرح اس کے باقی اعمال کا معائنہ ہوگا

(جامع ترمذی کتاب الصلوٰۃ باب ان اول مایحاسب بہ العبد)

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اس حدیث کی تشریح میں فرماتے ہیں۔

یہاں جو یہ فرمایا گیا ہے کہ اگر فرائض میں کوئی کمی ہو گئی تو نوافل سے.... اس کمی کا ازالہ کیا جائے گا یعنی اس کمی کو نوافل کے ذریعہ پورا کر دیا جائے گا اس سے یہ نہ سمجھیں کہ فرائض میں کمی کی اجازت دی جارہی ہے۔ امر واقعہ یہ ہے کہ وہ لوگ جو نوافل ادا کرتے ہیں وہ فرائض سے غافل ہو ہی نہیں سکتے۔ نوافل ادا کرنے والوں ہی کے فرائض ہیں جو دراصل پورے اترتے ہیں یعنی معیار پر پورے اترتے ہیں۔ پس اگر نوافل ادا کرنے والوں کا ذکر ہے ان سے (نوافل کا حساب) نوافل کا اجر منتقل کر کے فرائض کی کمی کی طرف ڈالا جانا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ ایسے نیک بندوں کی بات ہو رہی ہے جو نوافل ہمیشہ ادا کرتے ہیں اور فرائض پورا کرنے کے باوجود اس کے علاوہ نوافل ادا کرتے ہیں۔ یہ تو ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک شخص فرائض ادا نہ کرتا ہو اور نوافل ادا کرتا ہو۔ پس اس سے رخصت نہ سمجھیں کہ فرائض سے عدم توجہی جائز ہے۔ بسا اوقات دیکھا گیا ہے کہ فرائض ادا کرنے کے باوجود یا اس کوشش کے باوجود انسان سے سو قسم کے سقم رہ جاتے ہیں اور فرائض میں بھی کمزوریاں پیدا ہو جاتی ہیں نوافل ان کی حفاظت کرتے ہیں اور یہ اللہ تعالیٰ کا احسان ہے کہ ایسے کمزور فرائض کو بھی بسا اوقات قبول فرما لیتا ہے یا قبول فرمانا چاہتا ہے جو اپنی ذات میں قبولیت کا حق نہیں رکھتے اور اس کی بہت سی وجوہات ہوا کرتی ہیں۔ کئی فرائض ادا کرنے والے ایسے ہیں اور بہت سے ایسے ہیں جن کے فرائض میں سو قسم کی خامیاں موجود رہتی ہیں مثلاً پوری نماز کو پوری توجہ سے ادا نہ کرنا' یہ ایک بہت بڑی اور عام بیماری ہے اور بسا اوقات عمر بھر فرائض ادا کرنے والے اس بات سے غافل رہتے ہیں کہ ان کے فرائض میں کوئی ایسے رنگ بھرے بھی گئے ہیں جو اللہ کی نظر پسند فرمائے اگر وہ فرائض ایسے رنگوں سے عاری ہیں اور پھیکے اور بے جان ہیں تو یہ کہنا کہ فرائض ادا ہو گئے یہ درست نہیں ہوگا۔ حالانکہ فرائض ادا کرنے والے کی نیت فرائض ادا کرنے کی طرف خدا کی رضا کی وجہ سے متوجہ ہوتی ہے۔ اس کی نیت کی توجہ رضائے باری تعالیٰ کی طرف نہ ہو تو کیوں اپنے آپ کو مشکل میں ڈالے۔ پس ان فرائض کی بنیاد تو درست ہے مگر اس بنیاد پر جو عمارت تعمیر ہوتی ہے اس میں کئی قسم کی خامیاں واقع ہو جاتی ہیں یہاں تک کہ وہ عمارت اس لائق نہیں ٹھہرتی کہ اللہ اسے اپنا گھر بنائے۔ پس اس پہلو سے حضرت اقدس محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت کام دیتی ہے کہ **تمہارے فرائض کی خامیاں ان فرائض کو خدا تعالیٰ کی راہ میں قبول کرنے سے باز نہیں رکھیں گی کیونکہ اللہ چاہتا ہے کہ تمہارے فرائض قبول فرمائے۔ یہ محض اس کا احسان ہے اور وہ ان خرابیوں کو خود نظر انداز فرمائے گا جس حد تک وہ نظر انداز فرمانے کے لائق ہے اور تمہارے نوافل کے ذریعے ان کمیوں کو پورا کرنے کی کوشش فرمائے گا۔** خدا تعالیٰ بھی کوشش فرماتا ہے بعض دفعہ مطلب یہ ہے کہ انسان کی خاطر اپنے غریب بندوں کی خاطر جتنا بھی وہ جھک سکتا ہے جس میں اس کی صفات بعض دوسرے پہلو سے حائل نہ ہوں اسی حد تک وہ جھکتا ہے تو ان معنوں میں 'میں نے یہ کہا کہ جس حد تک بھی خدا تعالیٰ کے لئے ممکن ہے وہ نرمی اختیار فرماتا ہے' اپنے بندوں پر جھکتا ہے اور ان کی کمزوریوں کو دور فرمانے کی کوشش کرتا ہے مگر' اگر پھر بھی بات نہ بنے' اگر پھر بھی کمزوریاں باقی رہ جائیں تو اس کا لازمی نتیجہ ضرور نکلے گا۔

الفضل 6-جولائی 98ء

دردِ دل کا ماجرا

حضرت مسیح موعود کا پُردرد کلام

اِبتدا سے گوشۂ خلوت رہا مجھ کو پسند
شُہرتوں سے مُجھ کو نفرت تھی ہر اک عظمت سے عار

پر مجھے تو نے ہی اپنے ہاتھ سے ظاہر کیا
مَیں نے کب مانگا تھا یہ تیرا ہی ہے سب برگ و بار

اس میں میرا جرُم کیا جب مجھکو یہ فرماں مِلا
کون ہوں تا رَدّ کروں حکمِ شہِ ذی الاقتدار

اب تو جو فرماں ملا اس کا ادا کرنا ہے کام
گرچہ مَیں ہوں بس ضعیف و ناتوان و دِلفگار

دعوتِ ہر ہرزہ گو کچھ خدمتِ آساں نہیں
ہر قدم میں کوہِ ماراں ہر گزر میں دشتِ خار

قبضۂ تقدیر میں دل ہیں اگر چاہے خدا
پھیر دے میری طرف آجائیں پھر بے اختیار

گر کرے معجز نمائی ایک دم میں نرم ہو
وہ دلِ سنگیں جو ہووے مثلِ سنگِ کوہسار

کس کے آگے ہم کہیں اس دردِ دل کا ماجرا
انکو ہے ملنے سے نفرت بات سننا درکنار

کیا کروں کیونکر کروں میں اپنی جاں زیرو زبر
کس طرح میری طرف دیکھیں جو رکھتے ہیں نقار

اس قدر ظاہر ہوئے ہیں فضلِ حق سے معجزات
دیکھنے سے جنکے شیطاں بھی ہوا ہے دِلفگار

صاف دل کو کثرتِ اعجاز کی حاجت نہیں
اِک نشاں کافی ہے گر دل میں ہے خوفِ کردگار

(براہین احمدیہ جلد پنجم)

روزنامہ الفضل ربوہ۔ پبلشر آغا سیف اللہ۔ پرنٹر قاضی منیر احمد۔ مطبع ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت دارالنصر غربی ربوہ۔ قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم عبدالستار خان صاحب

انفاق فی سبیل اللہ سے متعلق حضرت مسیح موعود کی پاکیزہ تحریرات

مال میں برکت

جو کوئی میری موجودگی اور میری زندگی میں میری منشاء کے مطابق میری اغراض میں مدد دے گا' میں امید رکھتا ہوں کہ وہ قیامت میں بھی میرے ساتھ ہو گا۔ اور جو شخص ایسی ضروری مہمات میں مال خرچ کرے گا میں امید نہیں رکھتا کہ اس مال کے خرچ سے اس کے مال میں کچھ کمی آجائے گی بلکہ اس کے مال میں برکت ہو گی۔ پس چاہئے کہ خدا تعالیٰ پر توکل کر کے پورے اخلاص اور جوش اور ہمت سے کام لیں کہ یہی وقت خدمت گذاری کا ہے۔ پھر بعد اس کے وہ وقت آتا ہے کہ ایک سونے کا پہاڑ بھی اس راہ میں خرچ کریں تو اس وقت کے پیسہ کے برابر نہیں ہو گا۔ یہ ایک ایسا مبارک وقت ہے کہ تم میں خدا کا فرستادہ موجود ہے جس کا صدہا سال سے امتیں انتظار کر رہی تھیں۔ اور ہر روز خدا تعالیٰ کی تازہ وحی تازہ بشارتوں سے بھری ہوئی نازل ہو رہی ہے اور خدا تعالیٰ نے متواتر ظاہر کر دیا ہے کہ واقعی اور قطعی طور پر وہی شخص اس جماعت میں داخل سمجھا جائے گا کہ اپنے عزیز مال کو اس راہ میں خرچ کرے گا۔

(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 497)

حسب توفیق پیش کرو

ہر ایک پہلو سے خدا کی اطاعت کرو اور ایک شخص جو اپنے تئیں بیعت شدوں میں داخل سمجھتا ہے۔ اس کے لئے اب وقت ہے کہ اپنے مال سے بھی اس سلسلہ کی خدمت کرے جو شخص ایک پیسہ کی حیثیت رکھتا ہے وہ سلسلہ کے مصارف کے لئے ماہ بماہ ایک پیسہ دیوے اور جو شخص ایک روپیہ ماہوار دے سکتا ہے تو وہ ایک روپیہ ماہوار ادا کرے۔

(کشتی نوح۔ روحانی خزائن جلد 9 ص 83)

رزق سے مراد

رزق سے مراد صرف مال نہیں بلکہ جو کچھ ان کو عطا ہوا علم۔ حکمت۔ طبابت۔ یہ سب رزق میں شامل ہے۔ اس کو اسی میں سے خدا کی راہ میں خرچ کرنا ہے۔ (ملفوظات جلد اول ص 20)

عام لوگ رزق سے مراد اشیاء خوردنی لیتے ہیں۔ یہ غلط ہے۔ جو کچھ قویٰ کو دیا جائے وہ بھی رزق ہے۔ علوم و فنون وغیرہ معارف حقائق عطا ہوتے ہیں۔ جسمانی طور پر معاش مال میں فراخی ہو۔ سب رزق ہے۔

رزق میں حکومت بھی شامل ہے۔ اور اخلاق فاضلہ بھی رزق میں داخل ہیں۔ یہاں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ جو کچھ ہم نے دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یعنی روٹی میں سے روٹی دیتے ہیں۔ علم میں سے علم اور اخلاق میں سے اخلاق' علم دینا تو ظاہر ہی ہے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 289)

سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہے

متقی کی شان میں مما رزقنھم ینفقون (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) آیا ہے۔ یہاں متقی کے لئے مِمّا کا لفظ استعمال کیا گیا کیونکہ وہ اس وقت وہ ایک اعمیٰ کی حالت میں ہے اس لئے جو کچھ خدا نے اس کو دیا اس میں سے کچھ خدا کے نام کا دیا۔ حق یہ ہے کہ اگر وہ آنکھ رکھتا تو دیکھ لیتا کہ اس کا کچھ بھی نہیں۔ سب کچھ خدا تعالیٰ کا ہی ہے۔ یہ ایک حجاب تھا جو اتقا میں لازمی ہے اس حالت اتقا کے تقاضے نے متقی سے خدا کے دیئے میں سے کچھ دلوایا۔

رسول کریم ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایام وفات میں دریافت فرمایا کہ گھر میں کچھ ہے۔ معلوم ہوا کہ ایک دینار تھا فرمایا کہ یہ سیرت یگانگت سے بعید ہے کہ ایک چیز بھی اپنے پاس رکھی جاوے۔ رسول کریم ﷺ اتقا کے درجے سے گذر کر صلاحیت تک پہنچ چکے تھے اس لئے مما ان کی شان میں نہ آیا کیونکہ وہ شخص اندھا ہے جس نے کچھ اپنے پاس رکھا اور کچھ خدا کو دیا۔ لیکن یہ لازمہ متقی تھا۔ کیونکہ خدا کی راہ میں دینے سے بھی اسے نفس کے ساتھ جنگ تھا جس کا نتیجہ یہ تھا کہ کچھ دیا اور کچھ رکھا۔ ہاں رسول اکرم ﷺ نے سب کچھ خدا کی راہ میں دے دیا اور اپنے لئے کچھ نہ رکھا۔(-)

نبی کی شان

متقی کی صفات میں یہ نہیں فرمایا کہ جو کچھ ہم دیتے ہیں۔ اسے سب کا سب خرچ کر دیتا ہے۔ متقی میں اس قدر ایمانی طاقت نہیں ہوتی جو نبی کی شان ہوتی ہے کہ وہ ہمارے ہادی کامل کی طرح کل کا کل خدا کا دیا ہوا خدا کو دے دے۔ اس لئے یہاں مختصر سا ٹیکس لگایا گیا تاکہ چاشنی چکھ کر زیادہ ایثار کے لئے تیار ہو جائے۔

(ملفوظات جلد اول صفحہ 20-19)

پرندوں میں انفاق فی سبیل اللہ کا سبق

فرمایا:۔ مرغی اپنے عمل سے دکھاتی ہے کہ کس طرح انفاق فی سبیل اللہ کرنا چاہئے کیونکہ وہ انسان کی خاطر اپنی ساری جان قربان کرتی ہے اور انسان کے واسطے ذبح کی جاتی ہے اسی طرح مرغی نہایت محنت اور مشقت کے ساتھ ہر روز انسان کے واسطے انڈا دیتی ہے۔

ایسا ہی ایک پرند کی مہمان نوازی پر ایک حکایت ہے کہ ایک درخت کے نیچے ایک مسافر کو رات آگئی۔ جنگل کا ویرانہ اور سردی کا موسم۔ درخت کے اوپر ایک پرند کا آشیانہ تھا۔ نر اور مادہ آپس میں گفتگو کرنے لگے کہ یہ غریب الوطن آج ہمارا مہمان ہے اور سردی زدہ ہے اس کے واسطے ہم کیا کریں۔ سوچ کر ان میں یہ صلاح قرار پائی کہ ہم اپنا آشیانہ توڑ کر نیچے پھینک دیں اور وہ اس کو جلا کر آگ تاپے۔ چنانچہ انہوں نے کہا کہ یہ بھوکا ہے اس کے واسطے کیا دعوت تیار کی جائے۔ اور تو کوئی چیز موجود نہ تھی۔ ان دونوں نے اپنے آپ کو نیچے اس آگ میں گرا دیا تاکہ ان کے گوشت کا کباب ان کے مہمان کے واسطے رات کا کھانا ہو جائے۔ اس طرح انہوں نے مہمان نوازی کی ایک نظیر قائم کی۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 582)

فطرت کا طبعی خاصہ

متقی کی ایک علامت بیان فرمائی (-) جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں۔ یہ ابتدائی حالت ہوتی ہے اور اس میں سب کے سب شریک ہیں کیونکہ عام طور پر یہ فطرت انسانی کا ایک تقاضا ہے کہ اگر کوئی سائل اس کے پاس آجاوے تو کچھ نہ کچھ اسے ضرور دے دیتا ہے۔ گھر میں دس روٹیاں موجود ہوں اور کسی سائل نے آکر صدا دی تو ایک روٹی اس کو بھی دے دے گا۔ یہ امر مزید ہدایت نہیں ہے بلکہ فطرت کا ایک طبعی خاصہ ہے اور یہ بھی یاد رہے کہ یہاں مما رزقنھم ینفقون عام ہے اس سے کوئی خاص شئے روپیہ۔ پیسہ یا روٹی کپڑا مراد نہیں ہے بلکہ جو کچھ اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے اس میں سے کچھ نہ کچھ خرچ کرتے رہتے ہیں۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 611)

انفاق کا اعلیٰ ترین مقام

انفاق دو قسم کا ہوتا ہے۔ ایک فطرتی' دوسرا زیر اثر نبوت۔ فطرتی تو وہی ہے جیسا کہ میں نے ابھی بیان کیا ہے کہ تم میں سے کون ہے اگر کوئی قیدی یا بھوکا آدمی جو کئی روز سے بھوکا ہو یا ننگا ہو آکر سوال کرے اور تم اسے کچھ نہ کچھ دے نہ دو۔ کیونکہ یہ امر فطرت میں داخل ہے۔

اور یہ بھی میں نے بتا دیا ہے کہ مما رزقنھم روپیہ پیسہ سے مخصوص نہیں خواہ جسمانی ہو یا علمی سب اس میں داخل ہے۔ جو علم سے دیتا ہے وہ بھی اسی کے ماتحت ہے۔ مال سے دیتا ہے وہ بھی داخل ہے۔ طبیب ہے وہ بھی داخل ہے۔

للّٰہی وقف کا مقام مگر بموجب منشاء ھدی للمتقین ابھی تک اس مقام تک نہیں پہنچا جہاں قرآن شریف اسے لے جانا چاہتا ہے اور وہ وہ مقام ہے کہ انسان اپنی زندگی ہی خدا تعالیٰ کے لئے وقف کر دے۔ اور یہ للّٰہی وقف کہلاتا ہے۔ اس حالت اور مقام پر جب ایک شخص پہنچتا ہے تو اس میں مِمّا رہتا ہی نہیں۔ کیونکہ جب تک وہ مما کی حد کے اندر رہے اس وقت تک وہ ناقص ہے اور اس علت غائی تک نہیں پہنچا جو قرآن مجید کی ہے' لیکن کامل اسی وقت ہوتا ہے جب یہ حد نہ رہے اور اس کا وجود' اس کا ہر فعل' ہر حرکت و سکون محض اللہ تعالیٰ کے حکم اور اذن کے ماتحت بنی نوع کی بھلائی کے لئے وقف ہو۔ دوسرے لفظوں میں یہ کہو کہ مما رزقنھم ینفقون کا کمال یہی ہے جو ھدی للمتقین کے منشا کے موافق ہے۔

(ملفوظات جلد چہارم ص 612)

اگر مالی عبادت میں انسان صرف اس قدر بجا لاوے کہ اپنے اموال مرغوبہ میں سے کچھ خدا تعالیٰ کی راہ میں دیوے تو یہ کچھ کمال نہیں ہے۔ کمال تو یہ ہے کہ ماسویٰ سے بکلی دست بردار ہو جائے اور جو کچھ اس کا ہے۔ وہ اس کا نہیں بلکہ خدا کا ہو جائے یہاں تک کہ جان بھی خدا تعالیٰ کی راہ میں فدا کرنے کے لئے طیار ہو۔

(حقیقۃ الوحی۔ روحانی خزائن جلد 22 صفحہ 140-139)

خدا تمہاری خدمتوں کا محتاج نہیں

یہ ظاہر ہے کہ تم دو چیز سے محبت نہیں کر سکتے اور تمہارے لئے ممکن نہیں کہ مال سے بھی محبت کرو اور خدا سے بھی۔ صرف ایک سے محبت کر سکتے ہو۔ پس خوش قسمت وہ شخص ہے کہ خدا سے محبت کرے۔ اور اگر کوئی تم میں سے خدا سے محبت کر کے اس کی راہ میں مال خرچ کرے گا تو میں یقین رکھتا ہوں کہ اس کے مال میں بھی دوسروں کی نسبت زیادہ برکت دی جائے گی۔ کیونکہ مال خود بخود نہیں آتا بلکہ خدا کے ارادہ سے آتا ہے۔ پس جو شخص خدا کے لئے بعض حصہ مال کا چھوڑتا ہے وہ ضرور اسے پائے گا۔ لیکن جو شخص مال سے محبت کر کے خدا کی راہ میں وہ خدمت بجا نہیں لاتا جو بجا لانی چاہئے تو وہ ضرور اس مال کو کھوئے گا۔ یہ مت خیال کرو کہ مال تمہاری کوشش سے آتا ہے بلکہ خدا تعالیٰ کی طرف سے آتا ہے۔ اور یہ مت خیال کرو کہ تم کوئی حصہ مال کا دے کر یا کسی اور رنگ سے کوئی خدمت بجا لا کر خدا تعالیٰ اور اس کے فرستادہ پر کچھ احسان کرتے ہو' بلکہ یہ اس کا احسان ہے کہ تمہیں اس خدمت کے لئے بلاتا ہے اور میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر تم سب کے سب مجھے چھوڑ دو اور خدمت اور امداد سے پہلو تہی کرو تو وہ ایک قوم پیدا کرے گا کہ اس کی خدمت بجا لائے گی۔ تم یقیناً سمجھو کہ یہ کام آسمان سے ہے اور تمہاری خدمت صرف تمہاری بھلائی کے لئے ہے۔ پس ایسا نہ ہو کہ تم دل میں تکبر کرو اور یا یہ خیال کرو کہ ہم خدمت مالی یا کسی قسم کی خدمت کرتے ہیں۔ میں بار بار تمہیں کہتا ہوں کہ خدا تمہاری خدمتوں کا ذرا محتاج نہیں۔ ہاں تم پر یہ اس کا فضل ہے کہ تم کو

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خدمت کا موقعہ دیتا ہے۔
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 398-397)

متمول لوگ اور خدمت دین

دولت مند اور متمول لوگ دین کی خدمت اچھی طرح کر سکتے ہیں۔ اسلیئے اللہ تعالیٰ نے مما رزقنھم ینفقون (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) متقیوں کی صفت کا ایک جزو قرار دیا ہے یہاں مال کی کوئی خصوصیت نہیں جو کچھ اللہ تعالیٰ نے کسی کو دیا ہے۔ وہ اللہ کی راہ میں خرچ کرے۔ مقصود اس سے یہ ہے کہ انسان اپنے بنی نوع کا ہمدرد اور خادم ہے۔ اللہ تعالیٰ کی شریعت کا انحصار دو ہی باتوں پر ہے تعظیم لامر اللہ اور شفقت علیٰ خلق اللہ۔ پس مما رزقنھم ینفقون۔ (جو کچھ ہم نے انہیں دیا اس میں سے خرچ کرتے ہیں) میں شفقت علی خلق اللہ کی تعلیم ہے۔
(ملفوظات جلد اول صفحہ 367)

حقیقی نیکی

دنیا میں انسان مال سے محبت کرتا ہے۔ اسی واسطے علم تعبیر الرویاء میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص دیکھے کہ اس نے جگر نکال کر کسی کو دیا ہے تو اس سے مراد مال ہے۔ یہی وجہ ہے کہ حقیقی اتقاء اور ایمان کے حصول کے لئے فرمایا (-) حقیقی نیکی کو ہرگز نہ پاؤ گے جب تک تم عزیز ترین چیز نہ خرچ کرو گے۔ کیونکہ مخلوق الٰہی کے ساتھ ہمدردی اور سلوک کا ایک بڑا حصہ مال کے خرچ کرنے کی ضرورت بتلاتا ہے۔ اور ابنائے جنس اور مخلوق خدا کی ہمدردی ایک ایسی شئے ہے جو ایمان کا دوسرا جزو ہے۔ جس کے بدوں ایمان کامل اور راسخ نہیں ہوتا۔ جب تک انسان ایثار نہ کرے دوسرے کو نفع کیونکر پہنچا سکتا ہے دوسرے کی نفع رسانی اور ہمدردی کے لئے ایثار ضروری شئے ہے۔
(ملفوظات جلد اول ص 367)

چندوں کی اہمیت

○ اور قوم کو چاہئے کہ ہر طرح سے اس سلسلہ کی خدمت بجا لاوے مالی طرح پر بھی خدمت کی بجا آوری میں کوتاہی نہیں چاہئے۔ دیکھو دنیا میں کوئی سلسلہ بغیر چندہ کے نہیں چلتا۔ رسول کریم ﷺ، حضرت موسیٰؑ اور حضرت عیسیٰؑ سب رسولوں کے وقت چندے جمع کئے گئے۔ پس ہماری جماعت کے لوگوں کو بھی اس امر کا خیال ضروری ہے۔ اگر یہ لوگ التزام سے ایک ایک پیسہ بھی سال بھر میں دیویں تو بھی بہت کچھ ہو سکتا ہے۔ ہاں اگر کوئی ایک پیسہ بھی نہیں دیتا تو اسے جماعت میں رہنے کی کیا ضرورت ہے۔

اس وقت اس سلسلہ کو بہت سی امداد کی ضرورت ہے۔ انسان اگر بازار جاتا ہے تو بچے کی کھیلنے والی چیزوں پر ہی کئی کئی پیسے خرچ کر دیتا ہے تو پھر یہاں اگر ایک ایک پیسہ دے دیوے تو کیا حرج ہے؟ خوراک کے لئے خرچ ہوتا ہے' لباس کے لئے خرچ ہوتا ہے۔ اور ضرورتوں پر خرچ ہوتا ہے تو کیا دین کے لئے ہی مال خرچ کرنا گراں گذرتا ہے؟ دیکھا گیا ہے کہ ان چند دنوں میں صدہا آدمیوں نے بیعت کی ہے مگر افسوس ہے کہ کسی نے ان کو کہا بھی نہیں کہ یہاں چندوں کی ضرورت ہے۔ خدمت کرنی بہت مفید ہوتی ہے جس قدر کوئی خدمت کرتا ہے اسی قدر وہ راسخ الایمان ہو جاتا ہے اور جو کبھی خدمت نہیں کرتے۔ ہمیں تو ان کے ایمان کا خطرہ ہی رہتا ہے۔
(ملفوظات جلد سوم ص 358)

رزق میں برکت

○ چاہئے کہ ہماری جماعت کا ہر ایک متنفس عہد کرے کہ میں اتنا چندہ دیا کروں گا۔ کیونکہ جو شخص اللہ تعالیٰ کے لئے عہد کرتا ہے اللہ تعالیٰ اس کے رزق میں برکت دیتا ہے۔ اس دفعہ (دعوت الی اللہ) کے لئے جو بڑا بھاری سفر کیا جاوے تو اس میں ایک رجسٹر بھی ہمراہ رکھا جاوے۔ جہاں کوئی بیعت کرنا چاہے اس کا نام اور چندہ کا عہد درج رجسٹر کیا جاوے اور ہر ایک آدمی کو چاہئے کہ وہ عہد کرے کہ مدرسہ میں اس قدر چندہ دیوے گا اور لنگر خانہ میں اس قدر۔

بہت لوگ ایسے ہیں کہ جن کو اس بات کا علم نہیں ہے کہ چندہ بھی جمع ہوتا ہے۔ ایسے لوگوں کو سمجھانا چاہئے کہ اگر تم سچا تعلق رکھتے ہو تو خدا تعالیٰ سے پکا عہد کر لو اس قدر چندہ ضرور دیا کروں گا اور ناواقف لوگوں کو یہ بھی سمجھایا جاوے کہ وہ پوری تابعداری کریں۔ اگر وہ اتنا عہد بھی نہیں کر سکتے تو پھر جماعت میں شامل ہونے کا کیا فائدہ؟ نہایت درجہ کا بخیل اگر ایک کوڑی بھی روزانہ اپنے مال میں سے چندے کے لئے الگ کرے تو وہ بھی بہت کچھ دے سکتا ہے ایک ایک قطرہ سے دریا بن جاتا ہے۔ اگر کوئی چار روٹی کھاتا ہے تو اسے چاہئے ایک روٹی کی مقدار اس میں سے اس سلسلہ کے لئے بھی الگ کر رکھے اور نفس کو عادت ڈالے کہ ایسے کاموں کے لئے اسی طرح سے نکالا کرے۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 360)

ایمان میں ترقی

○ چندے کی ابتدا اس سلسلہ سے ہی نہیں ہے بلکہ مالی ضرورتوں کے وقت نبیوں کے زمانہ میں بھی چندے جمع کئے گئے تھے۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ذرا چندے کا اشارہ ہوا تو تمام گھر کا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ پیغمبر خدا ﷺ نے فرمایا کہ حسب مقدور کچھ دینا چاہئے اور آپؐ کی منشاء تھی کہ دیکھا جاوے کہ کون کس قدر لاتا ہے۔ ابوبکرؓ نے سارا مال لا کر سامنے رکھ دیا۔ اور حضرت عمرؓ نے نصف مال۔ آپ نے فرمایا کہ یہی فرق تمہارے مدارج میں ہے اور ایک آج کا زمانہ ہے کہ کوئی جانتا ہی نہیں کہ مدد دینی بھی ضروری ہے۔ حالانکہ اپنی گذران عمدہ رکھتے ہیں ان کے برخلاف ہندوؤں وغیرہ کو دیکھو کہ کئی کئی لاکھ چندہ جمع کر کے کارخانہ چلاتے ہیں اور بڑی بڑی مذہبی عمارات بناتے اور دیگر موقعوں پر صرف کرتے ہیں حالانکہ یہاں تو بہت ہلکے چندے ہیں۔ پس اگر کوئی معاہدہ نہیں کرتا تو اسے خارج کرنا چاہئے وہ منافق ہے اور اس کا دل سیاہ ہے۔ ہم ہرگز نہیں کہتے کہ ماہواری روپے ہی ضرور دو ہم تو یہ کہتے ہیں کہ معاہدہ کر کے دو جس میں کبھی فرق نہ آوے......

یہ معاہدہ اللہ تعالیٰ کے ساتھ معاہدہ ہوتا ہے اس کو نباہنا چاہئے۔ اس کے برخلاف کرنے میں خیانت ہوا کرتی ہے۔ کوئی کسی ادنیٰ درجہ کے نواب کی خیانت کر کے اس کے سامنے نہیں ہو سکتا تو احکم الحاکمین کی خیانت کر کے کس طرح اسے اپنا چہرہ دکھلا سکتا ہے۔ ایک آدمی سے کچھ نہیں ہوتا۔ جمہوری امداد میں برکت ہوا کرتی ہے۔ بڑی بڑی سلطنتیں بھی آخر چندوں پر ہی چلتی ہیں۔ فرق صرف یہ ہے کہ دنیوی سلطنتیں زور سے ٹیکس وغیرہ لگا کر وصول کرتے ہیں۔ اور یہاں ہم رضا اور ارادہ پر چھوڑتے ہیں۔ چندہ دینے سے ایمان میں ترقی ہوتی ہے اور یہ محبت اور اخلاص کا کام ہے۔

پس ضرور ہے کہ ہزار در ہزار آدمی جو بیعت کرتے ہیں انکو کہا جاوے کہ اپنے نفس پر کچھ مقرر کریں اور اس میں پھر غفلت نہ ہو۔
(ملفوظات جلد سوم 358-361)

بخل اور ایمان جمع نہیں ہو سکتے

○ میں یقیناً سمجھتا ہوں کہ بخل اور ایمان ایک ہی دل میں جمع نہیں ہو سکتے۔ جو شخص سچے دل سے خدا تعالیٰ پر ایمان لاتا ہے۔ وہ اپنا مال صرف اس مال کو نہیں سمجھتا کہ اس کے صندوق میں بند ہے بلکہ وہ خدا تعالیٰ کے تمام خزائن کو اپنے خزائن سمجھتا ہے اور امساک اس سے اس طرح دور ہو جاتا ہے جیسا کہ روشنی سے تاریکی دور ہو جاتی ہے۔ اور یقیناً سمجھو کہ صرف یہی گناہ نہیں کہ میں ایک کام کے لئے کہوں اور کوئی شخص میری جماعت میں سے اس کی طرف کچھ التفات نہ کرے بلکہ خدا تعالیٰ کے نزدیک یہ بھی گناہ ہے کہ کوئی کسی قسم کی خدمت کر کے یہ خیال کرے کہ میں نے کچھ کیا ہے۔ اگر تم کوئی نیکی کا کام بجالاؤ گے اور اس وقت کوئی خدمت کرو گے تو اپنی ایمانداری پر مہر لگا دو گے اور تمہاری عمریں زیادہ ہوں گی اور تمہارے مالوں میں برکت دی جائے گی۔
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 498)

بخیل ثواب سے محروم رہتا ہے

○ اے عقلمندو! خدا کے راضی کرنے کا یہ وقت ہے کہ پھر نہیں ملے گا...... خدا کی راہ میں صدق دل سے خدمت کے لئے حاضر ہو جانا ایک ایسا مبارک امر ہے جو درحقیقت اور تمام مشکلات اور آفات کا علاج ہے۔ پس جس کو یقین ہے کہ خدا برحق ہے اور دین و دنیا میں اس کی عنایت کی حاجت ہے اس کو چاہئے کہ اس مبارک موقع کو ہاتھ سے نہ دے اور بخل کے دق میں مبتلا ہو کر اس ثواب سے محروم نہ رہے اس عالی سلسلہ میں داخل ہونے کے لئے وہی لائق ہے جو ہمت بھی عالی رکھتا ہو اور نیز آئندہ کے لئے ایک تازہ اور سچا عہد خدا تعالیٰ سے کر لے کہ وہ حتی الوسع بلاناغہ ہر ایک مہینہ میں اپنی مالی امداد سے ان دینی مشکلات کے رفع کرنے کے لئے سعی کرتا رہے گا۔ یہ منافقانہ کام ہے کہ اگر کوئی مصیبت پیش آوے تب خدا اور اہل خدا یاد آ جائیں اور جب آرام اور امن دیکھیں تو لاپروا ہو جائیں۔ خدا غنی بے نیاز ہے اس سے ڈرو اور اس کا فضل پانے کے لئے اپنے صدق کو دکھلاؤ۔ خدا تمہارے ساتھ ہو۔
(مجموعہ اشتہارات جلد سوم ص 165-164)

بخل کی مختلف شکلیں

○ یہ یاد رکھو کہ وہی بخیل نہیں ہے جو اپنے مال میں سے کسی مستحق کو کچھ نہیں دیتا۔ بلکہ وہ بھی بخیل ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے علم دیا ہو اور وہ دوسروں کو سکھانے میں مضائقہ کرے۔ محض اس نے اپنے علوم و فنون سے [illegible]ی کو واقف نہ کرنا کہ اگر وہ سیکھ جاوے گا تو ہماری بے قدری ہو جاوے گی یا آمدنی میں فرق آ جائے گا' شرک ہے' کیونکہ اس صورت میں وہ اس علم یا فن کو ہی اپنا رازق اور خدا سمجھتا ہے اس طرح پر جو اپنے اخلاق سے کام نہیں لیتا وہ بھی بخیل ہے۔ اخلاق کا دینا یہی ہوتا ہے کہ جو اخلاق فاضلہ اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل سے دے رکھے ہیں۔ اس کی مخلوق سے ان اخلاق سے پیش آوے۔ وہ لوگ اس کے نمونہ کو دیکھ کر خود بھی اخلاق پیدا کرنے کی کوشش کریں گے۔
(ملفوظات جلد اول ص 289)

اولاد کی وفات پر بُرا منانا بھی بخل ہے

○ انسان کی نیک بختی یہی ہے کہ خدا کو ہر ایک چیز پر مقدم رکھے جو شخص اپنی اولاد کی وفات پر برا مناتا ہے وہ بخیل بھی ہوتا ہے کیونکہ وہ اس امانت کے دینے میں جو خدا تعالیٰ نے اس کے سپرد کی تھی بخل کرتا ہے اور بخیل کی نسبت حدیث میں آتا ہے کہ اگر وہ جنگل کے دریاؤں کے برابر بھی عبادت کرے تو وہ جنت میں نہیں جائے گا۔ پس ایسا شخص جو خدا سے زیادہ کسی چیز سے محبت کرتا ہے اس کی عبادت' نماز' روزہ بھی کسی کام کے نہیں۔ (ملفوظات جلد پنجم ص 603)

بداخلاقی بھی بخل ہے

○ بداخلاقی بخل ہے باوجودیکہ خدا تعالیٰ نے اس کو مقدرت دی ہے مگر یہ انسانوں پر رحم نہیں کرتا۔ ہمسایہ ننگا ہو۔ بھوکا ہو مگر اس کو اس پر رحم نہیں آتا۔ مومنوں کے حقوق کی پروا نہیں کرتا۔ وہ بجز اس کے کہ دنیا میں مال و دولت جمع کرتا رہے اور کوئی کام دوسروں کی ہمدردی اور آرام کے لئے نہیں رکھتا۔ حالانکہ اگر وہ چاہتا اور کوشش کرتا تو اپنے قویٰ اور دولت سے دوسروں کو فائدہ پہنچا سکتا تھا۔ مگر وہ اس بات کی فکر نہیں رکھتا۔
(ملفوظات جلد سوم صفحہ 609)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مکرم ریاض محمود باجوہ صاحب

شذرات

اخبارات و رسائل کے مفید اور فکر انگیز اقتباسات

اس قدر تیرگی نہ تھی پہلے

ماہنامہ "سپوتنک" لاہور اپنے ایک اداریہ میں موجودہ ملکی صورتحال کا تجزیہ کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

"قومی زندگی کے کچھ پہلو ایسے ہوتے ہیں جنہیں دیکھ کر کوئی بھی شخص فی الفور سمجھ لیتا ہے کہ کیا یہ قوم اس قابل ہے کہ دنیا میں کوئی باوقار کردار انجام دے سکے یا کم از کم اس میں زندہ رہنے، ترقی کرنے اور مثبت انداز فکر اختیار کرنے کی کوئی صلاحیت باقی ہے......"

سیاسی پارٹیوں کی حالت اور کیفیت کے بارے میں لکھتا ہے

سیاسی پارٹیاں کہاں ہیں۔ خاندانی لمیٹڈ کمپنیاں ہیں جو ایک خاندان یا ایک شخص کے گرد گھومتی ہیں۔ یہ خاندان یا اشخاص معصوم پاکستانیوں کا استحصال کرتے ہیں اور جھوٹے نعرے، کذب بیانی پر مبنی وعدے اور کہیں کہیں اللہ رسول کے نام پر فریب کاری کا کاروبار کرتے ہیں، لوٹ کھسوٹ، اقربا پروری اور کرپشن کے نئے نئے طریقے دریافت کر کے دنیا میں اس حوالے سے ریکارڈ پر ریکارڈ بناتے چلے جا رہے ہیں، ان حالات کے ہوتے ہوئے جمہوریت کا نام لینا اور اچھے دنوں کی توقع رکھنا بے وقوفی کے سوا کیا ہے؟"

اخلاقیات سے متعلق لکھتا ہے

"دنیا میں عزت و وقار صرف ان قوموں کے لئے مخصوص ہے جن میں اخلاقیات کا جوہر موجود ہے۔ کس قدر بدقسمتی کی بات ہے کہ ہمارا دین اسلام جس کی مبادیات ہی اخلاق پر مبنی ہیں، اس کو ماننے کا دعویٰ کرنے والے ہم مسلمان اخلاقیات سے عاری ہو چکے ہیں۔ اخلاقی برائیاں دوسری قوموں میں بھی ہیں لیکن خدا لگتی بات ہے کہ اس معاملہ میں مسلمان تمام دوسری قوموں کو کہیں پیچھے چھوڑ چکے ہیں۔ جھوٹ، فریب، بددیانتی، بے حسی، ظلم و ناانصافی، بے اعتباری، وعدہ شکنی، محسن کشی اور کوتاہ اندیشی میں جو مقام مسلمانوں نے حاصل کر لیا ہے اس تک شائد ہی کوئی دوسری قوم پہنچ سکے۔ ایک وقت تھا کہ لوگ جوق در جوق اسلام قبول کرتے تھے۔ وجہ کیا تھی اس وقت کے مسلمانوں کی اعلیٰ اخلاقیات اور ایک موجودہ وقت کے مسلمان کہ جن کو دیکھ کر لوگ اسلام سے بھاگیں۔ دنیا میں عزت و وقار حاصل کرنے کے لئے اور انسانیت کی اعلیٰ مثال بننے کے لئے اخلاقیات کی بلندی ضروری ہے۔"

"حب الوطنی اور نظریاتی پختگی" کے عنوان سے لکھتا ہے۔

"ایک بات ذہن نشین کر لیجئے کہ تحریک پاکستان میں نہ تو مسلمان بیوروکریٹس نے کوئی حصہ لیا، نہ مولویوں کی اکثریت نے اور نہ فیوڈل لارڈز نے۔ بدقسمتی سے پاکستان بننے کے بعد یہی پاکستان مخالف گروہ پاکستان میں اقتدار پر قابض ہو گئے چنانچہ پاکستان کے ساتھ نظریاتی پختگی آہستہ آہستہ کم ہوتی گئی۔ اور ملک دشمن زور پکڑتے گئے اور نوبت یہاں تک پہنچ گئی کہ بہت سے ظالم تو پاکستان کی افادیت سے ہی انکار کرنے لگے ہیں۔ ضرورت ہے کہ عنان اقتدار ان لوگوں کے ہاتھ میں آئے جو مالی فائدے کی وجہ سے نہیں بلکہ پاکستان سے نظریاتی پختگی رکھتے ہوں اور از سرتاپا محب وطن ہوں۔"

عدل و انصاف کے بارے میں یوں تبصرہ کیا ہے

"ہمارے ہاں عدلیہ کو مقدس گائے سمجھا جاتا ہے جس ملک میں عام شہری کی عدل تک رسائی نہ ہو اسے وحشیوں کا ملک تو کہا جا سکتا ہے۔ عدل و انصاف سے اس کا کوئی ناطہ نہیں ہوتا۔ ایمانداری سے بتائیے کیا لاتعداد شہری ظلم و ناانصافی کا نشانہ صرف اس وجہ سے نہیں بنے ہوئے کہ حصول انصاف کے لئے نہ تو ان کے پاس ذرائع ہیں اور نہ عمر خضر کہ وہ اپنی زندگی میں انصاف مہیا ہوتے دیکھ سکیں۔ یوں تو سپریم کورٹ تک عدالتیں موجود ہیں۔ لیکن خدارا بتائیے کہ کیا کوئی غریب آدمی سپریم کورٹ تک پہنچنے کے لئے وکیلوں کی فیس دینے کی استطاعت رکھتا ہے، سچی بات تو یہ ہے کہ ہمارا نظام عدل صرف امراء کے لئے ہے۔ غریبوں کے لئے اس میں ذلت و رسوائی کے علاوہ کچھ نہیں۔ سچ کہا ہے اہل علم اور دانش ور شخصیتوں نے کہ طاغوتی نظام میں عدلیہ ظلم و ناانصافی قائم رکھنے کا فریضہ انجام دیتی ہے۔ نظام عدل کی اس حالت کے ہوتے ہوئے خوردبین سے بھی کوئی اچھائی نظر نہیں آسکتی۔"

(ماہنامہ "سپوتنک" لاہور ستمبر 98ء صفحہ 3-5-6-8-9-12)

ہنسی صحت مند ورزش ہے

ادارہ ماہنامہ "راہنمائے صحت" فیصل آباد نے ہنسی کے فوائد تحریر کرتے ہوئے لکھا ہے۔

"مصنوعی طور پر ہنسنے سے بھی جسم کو قدرتی ہنسی جیسا فائدہ پہنچتا ہے کیونکہ ہمارا دماغ مصنوعی ہنسی کو قدرتی ہنسی کی طرح ہی قبول کرتا ہے۔ ایک بھارتی اخبار "ملاپ" کے مطابق ان خیالات کا اظہار ہارٹ کیئر فاؤنڈیشن آف انڈیا کے صدر ڈاکٹر کرنل ایل۔ کے چوپڑا نے اپنی تازہ کتاب "آپ کی زندگی آپ کے ہاتھ میں ہے" میں کیا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے ہنسنے سے جسم میں ایسے کیمیکل پیدا ہوتے ہیں جن سے صحت مندی کا احساس پیدا ہوتا اور قوت مدافعت پیدا ہوتی ہے۔ جس سے مریضوں کو صحت مند ہونے میں مدد ملتی ہے۔ ڈاکٹر چوپڑا نے اپنی کتاب میں لکھا ہے کہ ہنسنے سے عمر میں بھی اضافہ ہوتا ہے اس لئے ہر شخص کو مسکراتے رہنا چاہئے اور پیشانی پر شکن نہیں ڈالنا چاہئے کیونکہ مسکرانا ایک ہلکی پھلکی ورزش ہے۔ اس میں جسم کے 13 عضلات استعمال ہوتے ہیں جب کہ پیشانی شکن آلود کرنے کے لئے 4 عضلات کو اپنا کام انجام دینا پڑتا ہے۔ ڈاکٹر چوپڑا نے اپنی تخلیق کے حوالے سے لکھا ہے کہ ہنسنا فطری خوبی ہے جو پیدائش کے وقت سے ہی ملتی ہے۔ ماہرین کے مطابق ایک تندرست بچہ دن میں تقریباً 400 مرتبہ مسکراتا ہے جب کہ ایک بالغ شخص دن میں صرف 18 سے 50 مرتبہ ہی ہنستا اور مسکراتا ہے۔

(ماہنامہ "راہنمائے صحت" فیصل آباد جولائی۔ اگست 1998ء ص 30-29)

☆......☆......☆......☆

بارہ لاکھ ذہنی مریض

ادارہ ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی اپنی ایک اشاعت میں عروس البلاد کراچی کی صورتحال پر ایک رپورٹ پیش کرتے ہوئے لکھتا ہے۔

ذہنی و نفسیاتی امراض ترقی یافتہ ملکوں کی خصوصیت سمجھے جاتے ہیں۔ خاندان جیسے اہم ادارے کے تاروپود کے بکھرنے اور بڑھتی ہوئی تنہائی، مونس و غم خواروں کی کمی کو ان امراض کے اہم اسباب میں شمار کیا جاتا ہے۔ اس کے برخلاف پاکستان جیسے ترقی پذیر اور پسماندگی کے مارے ملکوں میں متعدی امراض اور نقص تغذیہ کی پیچیدگیاں اہم مسئلہ قرار دی جاتی ہیں، لیکن یہ انکشاف سخت افسوسناک اور حیران کن ہے کہ صرف اکیلے شہر کراچی میں ذہنی دباؤ، تشنج اور انتشار کے بارہ لاکھ مریض ہیں جن میں سے چالیس فی صد بچے ہیں۔ کل مریضوں میں سے 70 فیصد مختلف نوعیت کے ڈپریشن کا شکار ہیں۔

علوم برتاؤ (Behavioural Sciences) کے ادارے کے سربراہ اور ممتاز ماہر نفسیات پروفیسر ڈاکٹر سید ہارون کے اس انکشاف کے مطابق پاکستان کے سب سے بڑے شہر کراچی کی بارہ فی صد آبادی ان امراض کی گرفت میں ہے۔

ان امراض کی یلغار میں اضافے کی وجوہ واضح اور صاف ہیں۔ جس عروس البلاد کی سڑکوں پر بے گناہوں کا خون بلا امتیاز بہ رہا ہو، جہاں روز روشن میں ڈکیتی و اغوا کی وارداتیں ہو رہی ہوں، جہاں رات کے سناٹوں میں گولیوں کی آوازیں سنائی دیتی ہوں، انسانی اعصاب اور سوجھ بوجھ کی صلاحیتوں کا رخصت ہو جانا ایک لازمی امر ہے۔ بموں کے دھماکوں سے گونجتے ڈرے سہمے اس شہر میں کہ جس پر یہ شعر صادق آتا ہے۔

ہمارے بچوں کے سر مانگتی ہیں بنیادیں
یہ کیسے شہر کی تعمیر کر رہے ہیں ہم

روز بروز پیچیدہ ہوتے شہری مسائل الگ ستم ڈھا رہے ہیں۔ غیر یقینی حالات، بے روزگاری، پانی، ڈرینج، بجلی، ٹرانسپورٹ کی سہولتوں کا فقدان، تعلیم اور صحت کی ضرورتوں کی عدم تکمیل، ماحولیاتی مسائل، آبادی میں بے تحاشا اضافہ، ذہنی اور نفسیاتی مسائل کے اضافے کا باعث بن رہے ہیں۔ ذہنی انتشار اور مایوسی کی کالی چادر نے اگر لاکھوں کو ڈھک لیا ہے تو اس میں تعجب کیسا۔

مسائل کی بڑھتی یلغار کے سامنے حکمرانوں کی بڑھتی ہوئی بے بسی، صحیح فیصلوں کی صلاحیت سے محرومی، کوتاہ بینی اور دوراندیشی کی شدید کمی ذہنی انتشار میں مزید اضافہ کر رہی ہے۔

(ماہنامہ "ہمدرد صحت" کراچی ستمبر 1998ء ص 2)

ترازو کا کرایہ

جناب انجینئر ولی جان اپنے ایک مضمون "پاکستان میں برقی طاقت کی فروخت کا نظام" میں میٹر رینٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"برصغیر ہندوستان و پاکستان کا موجودہ انتظامی ڈھانچہ انگریزوں نے تشکیل دیا جو ایک تاجر قوم تھی جس کا پہلا اور آخری مقصد دولت کمانا تھا۔ کمانے کے طریقے بھی دلچسپ ہیں۔ اگر کسی کو اس کی رقم ادا کرنا ہے تو رسید پر ٹکٹ لگائیں یعنی ایک روپیہ سرکار کو دیں۔ عدالت سے انصاف کے طالب ہوں تو کورٹ فیس ادا کریں۔ یعنی اگر آپ غریب ہیں تو انصاف بھی نہیں مل سکتا۔ اسی طرح لوٹنے کے طریقوں میں ایک نہایت مضحکہ خیز طریقہ میٹر رینٹ ہے۔ گورے انگریز چلے گئے لیکن اپنے تربیت یافتہ کالے انگریز چھوڑ گئے جو آقاؤں کے نظام کو نہایت سعادت مندی سے چلا رہے ہیں........ برقی نظام میں میٹر کی حیثیت ترازو کی ہوتی ہے۔ جتنا خرچ میٹر پر درج ہوگا اتنی ہی مقدار کی قیمت آپ کو ادا کرنی ہوگی۔ کبھی آپ پھل والے سے پھل خریدیں تو وہ ترازو کا کرایہ وصول نہیں کرے گا، اگر اس نے ایسا کیا تو لوگ اس سے پھل خریدنا بند کر دیں گے لیکن اس ملک میں ڈھٹائی کے ساتھ ترازو کا کرایہ وصول کیا جا رہا ہے اور کسی کو اللہ کا خوف نہیں آ رہا ہے۔ خریدار تو بے چارہ مظلوم ہے۔ اگر اس نے انکار کیا تو اس کی بجلی کاٹ دی جائے گی اور اس کو دنیا ہی میں دوزخ کا عذاب سہنے کی سزا مل جائے گی۔"

(ماہنامہ "سائنس ڈائجسٹ" کراچی اگست 1998ء ص 123)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جو اپنی ذات میں اک انجمن تھا

ہفت روزہ لاہور کا اداریہ

"میں نے ہر پاکستانی کو حالات پاکستان سے پریشان پایا- ہر پاکستانی رنجیدہ ہے غمگین ہے پریشان ہے- ان کی پریشانی فطری ہے- پاکستان کی محبت سے محروم پاکستان کے سیاستدانوں نے ملک کو ٹکڑے ٹکڑے کر دیا ہے- پاکستانی صحافت کے ارکان نے اپنا فرض ادا نہیں کیا اور سیاست کو غرق ہوتے دیکھا اسے سہارا نہ دیا- پھر خود غرق ہو گئے- بڑی امیدیں تھیں حضرات علماء کرام سے جن کا میں حد درجہ احترام کرتا ہوں- مگر یہ حضرات گرامی باہم اختلافات کی وجہ سے منتشر اور متفرق ہو گئے اور پاکستان کی ڈوبتی کشتی کو بچا نہ سکے-"

یہ الفاظ اور یہ تاثر ہے- کراچی کے اس سرسید (حکیم محمد سعید) اور مدار المہام "ہمدرد ٹرسٹ" کا جو 17- اکتوبر کی صبح کو دہشت گردوں کی گولیوں کی نذر ہو گیا- جس نے 1948ء میں پاکستان آکر کرائے کے کمرے میں "ہمدرد" کی بنیاد رکھی اور جو "ہمدرد فاؤنڈیشن"- "ہمدرد یونیورسٹی" اور "مدینتہ الحکمت" جیسے اداروں کے قیام کے بعد اپنے خالق حقیقی کے حضور پہنچا۔

○ جس نے اردو کی 36 اور 127 انگریزی کی کتابوں کے علاوہ 500 مقالات شائع کئے-

○ جس نے پاکستان سے ستارہ امتیاز ترکی سے "سرٹیفکیٹ آف میرٹ" بہاولپور سے "صادق دوست ایوارڈ" اور کویت سے میڈسن پرائز حاصل کیا-

○ جو درجنوں ملکی اور عالمی اداروں کا سربراہ اور فیلو رہا- جس نے 21 بین الاقوامی سیمینار منعقد کئے اور 76 میں شرکت کی-

○ جو صحافی بننا چاہتا تھا مگر فطرت نے اسے ایک شہرہ آفاق طبیب بنا دیا-

○ جو ایم کیو ایم کو نا سمجھ بچوں کی جمعیت سمجھتا تھا (جنہیں عقل و فکر سے سمجھایا جا سکتا ہے) جو صدارتی نظام کا حامی اور وزیر اعظم محمد نواز شریف کے انداز نفاذ شریعت ، برملا مخالف تھا-

○ جسے سفید رنگ بے حد پسند تھا جو عام طور پر سفید شیروانی اور پاجامے میں نظر آیا-

○ جس کا تاثر پاکستان کی صورت حال کے بارے میں یہ تھا کہ

"ایک ہزار ارب پتی ملک کو لوٹ رہے ہیں کراچی کو بڑی باقاعدگی سے تباہ کیا جا رہا ہے- اس کی معیشت روز بروز تباہ ہو رہی ہے- کوئی بھی زبان صدق سے کہنے کو تیار نہیں- ہم اسے تباہ ہوتا دیکھ رہے ہیں- اور یہودی منشا پوری ہو رہی ہے-"

گذشتہ سے پیوستہ جمعہ کی شام ہمدرد میں "نونہال اسمبلی" میں جس کا خطاب آخری خطاب ثابت ہوا- جس میں سندھ کے اس سابق گورنر اور ہمدرد یونیورسٹی کے چانسلر نے بڑے زمینداروں اور سیاستدانوں کو کڑی تنقید کا نشانہ بنایا-

○ جس نے زندگی بھر کسی کو انتقام کا نشانہ نہیں بنایا- جس کی بچوں سے محبت دیدنی تھی- جس کا نام ہٹ لسٹ پر تھا- جس کے گھر پر فائرنگ بھی ہوئی اسے اغوا بھی کرنے کی کوشش کی گئی جب وہ ٹینس کھیل کر واپس آرہا تھا جس سے اس کی مرسڈیز کار بھی چھینی گئی- لیکن اس شہرہ آفاق طبیب' جید دانشور اور سوشل ریفارمر نے ہر قسم کی دھمکیوں کی پرواہ نہ کرتے ہوئے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں- لاریب حکیم محمد سعید کے قتل کو شرافت' علم و تعلم کے فروغ' جذبہ خدمت قوم' محبت وطن عزیز' تعمیر ملک و ملت' خدمت انسانیت' تحفظ صحت اور تہذیب کا قتل بھی قرار دیا جا سکتا ہے جس کے بعد کراچی کا ہر شہری اپنے آپ کو غیر محفوظ سمجھے گا-

حکیم محمد سعید کو شعراء سے بے حد محبت تھی- ان کے خطوط مختصر لیکن محبت اور ملاطفت سے معمور ہوتے تھے- راقم الحروف کو خوب یاد ہے جب مارچ 92ء میں اس پر دل کا حملہ ہوا اور "انسٹی ٹیوٹ آف کارڈیالوجی" (راولپنڈی) میں علاج کے بعد وہ اپریل 92ء میں لاہور پہنچا اور اپنے قارئین کو اپنی غیر حاضری سے مطلع کرنے کے لئے "لاہور" میں "داستان درد دل" کے عنوان سے ایک رپورٹ شائع کی تو چند دن بعد ان کا مکتوب موصول ہوا- جس میں صحت کو برقرار رکھنے کا ایک نسخہ بھی درج تھا ملاحظہ ہو-

السلام علیکم ورحمتہ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ

"داستان درد دل" میں نے لاہور مورخہ 4- اپریل 1992ء میں پڑھ لی ہے- اللہ کا شکر ہے کہ آپ بخیر و عافیت اپنے سفر سے واپس آئے ہیں- ان حالات کے لئے ایک چائے تجویز کرتا ہوں-

پودینہ تازہ 6 گرام' ادرک تازہ 3 گرام' پان تازہ ایک عدد' ان کو باریک تراش لیں- پانی میں جوش دیں ایک دو بار چائے کی طرح نوش کریں- اللہ تعالیٰ آپ کو حفظ و امان میں رکھے-

بہ احترامات فراواں

آپ کا مخلص (حکیم) محمد سعید

تدفین مدینتہ الحکمت میں ہوئی- تدفین کی جگہ کا خود انتخاب کیا تھا اور ڈائریکٹر ڈیولپمنٹ (سہیل شمس) سے نشاندہی کرتے ہوئے کہا تھا "میری تدفین یہاں کرنا" تدفین میں وزیر اعظم کی نمائندگی وزیر مملکت حلیم صدیقی نے کی- جب انہیں مشتعل اور جذباتی سوگواروں نے گھیر لیا اور ایجنسیوں کے نمائندے انہیں بصد مشکل اپنی کار تک پہنچانے میں کامیاب ہوئے تو انہوں نے نمائندہ "جنگ" کو دیکھتے ہوئے کہا "لکھو! یہ لوگ کہہ رہے ہیں کہ نواز شریف قاتلوں کا ساتھی ہے-

اللہ ان سے رحمت و شفقت کا معاملہ فرمائے- لاریب وہ وطن عزیز کا اثاثہ تھے- اور کراچی کے اس سرسید کو اس دن دہشت گردی کا نشانہ بنایا گیا جب سرسید کا دن منایا جا رہا تھا- بے شک

ع

وہ اپنی ذات میں اک انجمن تھا

(ہفت روزہ لاہور-31-اگست 1998ء)

سید ظہور احمد شاہ صاحب

عالمی منظر

اقتصادی بحرانوں کے اثرات

شرقی ایشیا کے ممالک میں جو اقتصادی بحران آیا ہوا ہے اور جس نے ایک طرح سے تمام دنیا کو ہلا کے رکھ دیا ہے اور روس کو تباہ و برباد کرنے کے بعد اب اس کا اثر یورپ اور امریکہ تک محسوس کرنے لگے ہیں اس کو ختم کرنے کے لئے دنیا بھر کے سرمایہ دار ادارے اور ملک اپنی اپنی کوششوں میں لگے ہوئے ہیں- لیکن جذبات سے عاری ان اداروں' ملکوں اور لوگوں نے کبھی اس بات کا ذکر بھی نہیں کیا کہ ایسے بحرانوں کے نتیجہ میں نہ تو ان بحران زدہ ملکوں کا کچھ بگڑتا ہے اور نہ ہی کم تر درجے پر اپر مڈل کلاس کا کیونکہ انہوں نے تمام جائز و ناجائز طریقوں سے اتنی دولت جمع کر رکھی ہے کہ کسی بھی بحران کے عرصہ کو آسانی سے گذار سکیں- اس کا اصل بوجھ ملک کے ان 80 فیصد یا اس سے بھی زیادہ لوگوں کو اٹھانا ہوتا ہے جو کہ اپنی روز کی روز کمائی کرتے ہیں اور اپنے خاندان کو پالتے ہیں- سب سے زیادہ بوجھ پھر ان کے بچوں پر ہوتا ہے جو بوجہ پوری خوراک نہ ملنے کے بیماریوں اور آفات کا شکار جلد ہو جاتے ہیں- جاوا میں چیریٹی ہیلن کیلر انٹرنیشنل کی ایک سٹڈی کے مطابق وہاں کے 60 فی صد بچے انیمیا یعنی خون کی کمی کا شکار ہو چکے ہیں- اس کے ساتھ ہی اقوام متحدہ کے ادارہ یونیسیف اور اقوام متحدہ کے بچوں کے فنڈ نے بتایا ہے کہ ایسے بچوں کی ذہنی اور جسمانی نشوونما اس بیماری سے آئندہ بھی متاثر ہو سکتی ہے- اور یہ صورت حال ہر غریب ملک میں کم و بیش پائی جاتی ہے-

افسوس کی بات یہ ہے کہ جب ملک کے غریب طبقہ کی حالت اس مہنگائی کے ہاتھوں اس نوبت کو پہنچ چکی ہوتی ہے وہاں کے حکمران آپس میں اقتدار کی جنگ بڑے زور شور سے لڑ رہے ہوتے ہیں- ان کے پاس ان غریب لوگوں کی حالت کو اس حد تک ٹھیک کرنے کے لئے وقت ہی نہیں ہوتا جس سے ان کو دو وقت کی روٹی میسر ہو سکے-

انڈونیشیا میں اس وقت یہ حالت ہے کہ ایک کروڑ ستر لاکھ خاندان صرف مٹھی بھر چاولوں اور کچھ کساوا اور چند خشک بسکٹوں سے گذارہ کرنے کے لئے مجبور ہیں- ان کی اس وقت کی فوری ضرورت صرف پیٹ بھر خوراک ہے- ان کو آئی ایم ایف کی امداد اس کی شرائط اور سودی شرح گھٹنے یا بڑھنے سے کوئی غرض نہیں ہے-

اور اگر کوئی سوسائٹی اپنے بچوں کا جو کہ اس کا مستقبل ہوتے ہیں فکر کرنے کی بجائے اقتصادی اعداد و شمار میں الجھ جاتی ہے تو وہ ایسا صرف اپنے مستقبل کو داؤ پر لگا کر ہی کرتی ہے اور اس ظالم چکر سے نکلنے کے لئے اسے بہت زیادہ قیمت ادا کرنی پڑتی ہے-

الفضل انٹرنیشنل سے

جماعت احمدیہ ماریشس کا سالانہ جلسہ

اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ جماعت احمدیہ ماریشس کا سہ روزہ جلسہ سالانہ 25' 26 اور 27- ستمبر بروز جمعہ' ہفتہ اور اتوار بخیر و خوبی منعقد ہوا- یہ جلسہ سالانہ بیت دار السلام روز ہل میں ہوا- اس میں ملک بھر سے قریباً 2500- افراد شامل ہوئے- اس جلسہ پر مکرم امین جواہر صاحب امیر جماعت احمدیہ ماریشس نے جماعت کا تعارف اور سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوعات پر خطاب کیا- حضور ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا خطبہ جمعہ فرمودہ 25- ستمبر سب احباب جماعت نے .M.T.A کے مواصلاتی رابطہ کے ذریعہ براہ راست سنا- دوسرے دن مکرم امیر صاحب نے حضور انور کی کتاب Revelation, Rationality Knowledge and Truth. کا تحفہ سٹیج پر بعض غیر از جماعت معزز مہمانان کو خوش آمدید کہتے ہوئے پیش کیا جن میں سائنس اور ایجوکیشن کے وزیر آنریبل Kadress Pillay بھی شامل تھے- انہوں نے اس پر خوشی کا اظہار کیا اور شکریہ کے ساتھ یہ تحفہ قبول کیا- اپنی تقریر میں جماعت کی خدمات کو سراہا اور کہا کہ یہ نیک فطرت روحانی جماعت ہے-

جلسہ کے تمام انتظامات خدا تعالیٰ کے فضل سے نہایت خوش اسلوبی سے انجام پائے اور تمام کارکنان نے مفوضہ فرائض کو بڑی محنت اور عمدگی سے سرانجام دیا-

(الفضل انٹرنیشنل 30-اکتوبر 1998ء)

☆......☆......☆......☆

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جا رہی ہیں کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری

مجلس کارپرداز - ربوہ

مسل نمبر 31792 میں مشتاق احمد باجوہ ولد فیض علی باجوہ قوم جٹ باجوہ پیشہ زمیندارہ عمر 54 سال بیعت 1967ء ساکن چک 56/4-R P/O ہارون آباد ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 18-5-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زرعی زمین برقبہ 25 ایکڑ واقع چک نمبر 56/4-R ضلع بہاولنگر مالیتی۔/2500000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ 121 ایکڑ واقع ہردو سوہل ہنڈو ضلع شیخوپورہ مالیتی۔/2100000 روپے۔ 3۔ مکان و احاطہ واقع چک نمبر 56/4-R برقبہ دو کنال مالیتی۔/200000 روپے۔ 4۔ ٹریکٹر پرانا مع ٹرالی و دیگر زرعی آلات مالیتی۔/100000 روپے۔ 5۔ موٹر سائیکل یاماہا ماڈل 79ء مالیتی۔/25000 روپے۔ 6۔ مویشی مالیتی۔/50000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/85000 روپے سالانہ آمد از جائیداد بالا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ العبد مشتاق احمد باجوہ چک نمبر 56/4-R P/O ہارون آباد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر2 محمد انور چک 56/4-R ضلع بہاولنگر۔

مسل نمبر 31793 میں صفی اللہ ملی ولد سیف اللہ ملی قوم جٹ ملی پیشہ طالب علمی عمر 18 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک 56/4-R ضلع بہاولنگر بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 17-5-98 میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ صفی اللہ ملی چک 56/4-R P/O ہارون آباد ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر1 اسلام احمد شمس مربی ضلع بہاولنگر گواہ شد نمبر2 سیف اللہ ملی والد موصی۔

مسل نمبر 31794 میں سلیمہ بیگم زوجہ منصور احمد صاحب قوم آرائیں پیشہ ملازمت عمر 42 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جڑانوالہ ضلع فیصل آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 1-5-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی تین تولہ مالیتی۔/15000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/5000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/3400 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ سلیمہ بیگم مکان E-240 ہاؤسنگ کالونی جڑانوالہ ضلع فیصل آباد گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر 21768 خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 عبدالاعلیٰ نجیب وصیت نمبر 25827۔

مسل نمبر 31795 میں خالدہ نسیم زوجہ سید سعادت علی شاہ صاحب قوم سید پیشہ پنشنر عمر 52 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن مسلم آباد مردان بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 24-8-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 16 تولہ مالیتی۔/80000 روپے۔ 2۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/25000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1100 روپے ماہوار بصورت پنشن مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ خالدہ نسیم طاہر منزل کینال روڈ مسلم آباد مردان گواہ شد نمبر1 فیاض احمد سیکرٹری مال مردان گواہ شد نمبر2 سید سعادت علی شاہ وصیت نمبر 16175 خاوند موصیہ۔

مسل نمبر 31796 میں رابعہ بی بی زوجہ عنایت اللہ قوم بسراء پیشہ خانہ داری عمر 72 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک چھور نمبر 117 مغلیاں ضلع شیخوپورہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 1-6-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ حق مہر وصول شدہ۔/10000 روپے۔ 2۔ زرعی زمین برقبہ چھ کنال مالیتی۔/80000 روپے۔ 3۔ زیورات طلائی وزنی 6 تولہ مالیتی۔/30000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/2000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ از پسر خود مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ رابعہ بی بی چک نمبر 117 چھور مغلیاں P/O خاص ضلع شیخوپورہ گواہ شد نمبر1 منصور احمد وصیت نمبر 16087 گواہ شد نمبر2 فضل احمد ناز وصیت نمبر 28980۔

مسل نمبر 31797 میں فہمیدہ بشیر سالک زوجہ بشیر احمد سالک قوم جدران پیشہ ملازمت عمر 55 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اسلام آباد بقائمی ہوش و حواس بلاجبرواکراہ آج بتاریخ 25-5-97 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ 1۔ زیورات طلائی وزنی 10 تولہ مالیتی۔/50000 روپے۔ 2۔ والد صاحب کی طرف سے ترکہ کی صورت میں وصول شدہ۔/34000 روپے۔ 3۔ حق مہر بذمہ خاوند محترم۔/4000 روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/10000 روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ فہمیدہ بشیر سالک فلیٹ بلاک نمبر 20 آئی اینڈ ٹی سنٹر اسلام آباد گواہ شد نمبر1 بشیر احمد سالک خاوند موصیہ گواہ شد نمبر2 بشیر احمد ساہی وصیت نمبر 30962۔

مسل نمبر 31798 میں منصورہ ظہور بنت ظہور احمد صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 43/ج P/O خاص ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-4-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/100 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ منصورہ ظہور چک نمبر 43 جنوبی P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 مرزا انوارالحق مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد ولد فیض احمد چک نمبر 43/ج ضلع سرگودھا۔

مسل نمبر 31799 میں آنسہ محمود بنت محمود احمد صاحب قوم سندھو پیشہ طالب علمی عمر 19 سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن چک نمبر 43/ج ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبرواکراہ آج بتاریخ 26-4-98 میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی۔ اس وقت میری جائیداد منقولہ و غیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں ہے۔ اس وقت مجھے مبلغ۔/1000 روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی 1/10 حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ الامتہ آنسہ محمود چک 43/ج P/O خاص ضلع سرگودھا گواہ شد نمبر1 مرزا انوارالحق مربی سلسلہ گواہ شد نمبر2 ظہیر احمد ولد فیض احمد خان چک نمبر 43/ج ضلع سرگودھا۔

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

اتوار 15- نومبر 1998ء

1-10	رات۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
2-00	رات۔ مجلس سوال و جواب 31-5-98
3-00	رات۔ بچوں کی ملاقات حضرت صاحب سے
4-00	رات۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
5-00	صبح۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
6-00	صبح۔ لقاء مع العرب۔
7-00	صبح۔ احمدیہ ٹیلی ویژن ورائٹی۔
8-00	صبح۔ اردو کلاس۔
9-00	صبح۔ ڈینش زبان سیکھئے۔
11-35	دوپہر۔ چلڈرنز کارنر۔ قرآن کوئز۔
11-55	دوپہر۔ خطبہ جمعہ 13-11-98
1-00	دوپہر۔ پشتو آئٹم۔ مجلس سوال و جواب 31-5-98
2-15	دوپہر۔ لقاء مع العرب۔
3-45	دوپہر۔ اردو کلاس۔
5-35	رات۔ چینی زبان سیکھئے۔
8-10	رات۔ ملاقات۔
9-10	رات۔ لقاء مع العرب۔
10-10	رات۔ البانین آئٹم۔ البانین احباب سے ملاقات۔ حصہ دوم۔
11-35	رات۔ اردو کلاس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں قومی اخبارات سے

ربوہ: 13- نومبر- گذشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 14 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 27 درجے سنٹی گریڈ

14- نومبر- غروب آفتاب 5-12

15- نومبر- طلوع فجر 5-09

15- نومبر- طلوع آفتاب 6-35

عالمی خبریں

بھارتی جرنیل کا اعتراف

بھارتی جرنیلوں نے آخر کار اعتراف کر لیا ہے کتنی بھی فوج لگالیں مجاہدین کی آمد روکنا ممکن نہیں۔ مقامی لوگ ان کی مدد بند کریں گے تو انکی سرگرمیاں جاری رکھنا مشکل ہو جائے گا۔ صورت حال کا تقاضا ہے کہ مسئلہ بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے۔

برطانیہ نے حمایت کردی

اقتصادی پابندیوں کے خاتمے کے سوال پر برطانیہ نے پاکستان کی حمایت کردی۔ برطانیہ کے وزیر مملکت برائے امور خارجہ نے بنگلور میں پریس کانفرنس میں کہا کہ پاکستان اور بھارت کے اقتصادی حالات میں نمایاں فرق ہے۔

روس بھارت فوجی معاہدہ

روس اور بھارت کے درمیان فوجی معاہدے کی مدت 2010ء تک بڑھا دی گئی ہے۔ یہ فیصلہ دونوں ملکوں کی وزارت دفاع کے مذاکرات میں کیا گیا۔ باقاعدہ اعلان اگلے ماہ صدر ریلسن کے دورۂ بھارت کے موقع پر ہو گا۔

بغیر الٹی میٹم حملہ ہو گا

امریکہ نے عراق پر بغیر الٹی میٹم دیئے حملے کا فیصلہ کیا ہے۔ صدر نے خلیج میں امریکی فوجی قوت میں اضافے کا حکم دے دیا ہے۔ بغداد میں عراقی کابینہ کے ہنگامی اجلاس میں عراق کی جوابی حکمت عملی پر غور کیا گیا۔ صدر صدام حسین نے فوجی کمانڈروں سے طویل ملاقاتیں کیں۔ امریکہ نے عراق کے خلاف کارروائی کے لئے اسرائیل سے رابطہ کرلیا۔ وزیر خارجہ مسز البرائیٹ نے ملائیشیا کا دورہ منسوخ کر دیا۔ کوفی عنان بھی نیویارک پہنچ گئے ہیں۔

مشروط توثیق

اسرائیلی کابینہ نے میری لینڈ سمجھوتے کی مشروط توثیق کر دی ہے۔ سمجھوتے سے انحراف کی صورت میں مقبوضہ بیت المقدس کے قریبی علاقوں اور یہودی علاقوں کو ضم کرلیا جائے گا۔ دریائے اردن کے مغربی کنارے اور غزہ کے علاقوں میں یہودی بستیوں کو مضبوط بنانے کا سلسلہ جاری رکھا جائے گا۔

امریکیوں کو نکال لیا گیا

کویت اور اسرائیل سے امریکیوں کو نکال لیا گیا ہے۔ سفارتی عملے کے دونوں ملکوں میں موجود پرائیوٹ امریکی شہریوں کو بھی واپس بلالیا گیا آسٹریلیا نے بھی اپنے باشندوں کو عراق چھوڑنے کی ہدایت کر دی۔

مہاتیر پر الزام

ملائیشیا کے وزیر اعظم مہاتیر محمد پر گرفتار شدہ اپوزیشن لیڈر انور ابراہیم نے الزام لگایا ہے کہ انہوں نے پر تعیش طیارہ خریدنے کا حکم جاری کیا تھا۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ مہاتیر عوام کو تفصیلات بتائیں تاکہ انہیں پتہ چل سکے کہ انکا وزیر اعظم کتنا شاہ خرچ ہے۔

بنگلور میں مسیحیوں کا مظاہرہ

بھارت میں ہندو جنونیوں کے عیسائیوں پر حملوں کے خلاف بنگلور میں لاکھوں مسیحیوں نے مظاہرہ کیا۔ مظاہرے میں سو سے زائد سکولوں کے ہزاروں بچوں' ہسپتالوں کے ڈاکٹرز' نرسوں اور روم سے آئے ہوئے عیسائی نمائندوں نے شرکت کی۔

چین نے سفیر واپس بلالیا

چین کے باغی دلائی لامہ کی صدر کلنٹن سے ملاقات پر چین نے اظہار ناراضگی کے طور پر امریکہ سے اپنے سفیر کو واپس بلالیا ہے۔

ملکی خبریں

سندھ اسمبلی کا اجلاس

سندھ اسمبلی نے اپنا اجلاس حکومت کی طرف سے روکنے کی کوششوں کے باوجود منعقد کیا۔ اس میں ایم کیو ایم کے 22 اور پیپلز پارٹی کے 25- ارکان موجود تھے۔ مسلم لیگ' فنکشنل مسلم لیگ' اقلیتی ارکان اور آزاد ارکان غیر حاضر تھے۔ اسمبلی بلڈنگ اور تمام راستوں پر پہرہ اچانک نرم کردیا گیا اور تمام رکاوٹیں ختم ہو گئیں۔ تاہم اسمبلی کے سیکرٹری اچانک رخصت پر چلے گئے۔ ایوان کے تالے کھلوانے میں دیر لگ گئی۔ قائم مقام سپیکر کا ڈیسک بجا کر استقبال کیا گیا۔ حکیم سعید مولانا عبداللہ اور بعض دیگر مرحومین کے لئے فاتحہ خوانی کی گئی۔ طریقہ کار کے مطابق پینل آف دی چیئرمین کا اعلان کیا گیا۔ سپیکر کے الیکشن کے لئے قرارداد منظور کی گئی اور اجلاس 16- نومبر تک ملتوی کردیا گیا۔

نئی روایت کا قیام

سندھ اسمبلی کے قائم مقام سپیکر جلال شاہ نے اجلاس کے بعد صحافیوں سے گفتگو کرتے ہوئے کہا کہ ہم اختیارات کی معطلی کے حکم نامہ کو نہیں مانتے۔ یاد رہے کہ حکومت نے سپیکر اور ڈپٹی سپیکر کے اختیارات کو معطل کرنے کا حکم نامہ جاری کر رکھا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اجلاس منعقد کر کے جمہوریت کی نئی روایت قائم کی ہے۔

پانچ کمپنیوں کا فیصلہ

بجلی بنانے والی پانچ کمپنیوں نے بجلی کی قیمت کم کر دی ہے اور معاہدوں کی منسوخی کے نوٹس واپس لے لئے ہیں۔ حکومت کو قیمتوں میں اس کمی سے 19- ارب روپے کی بچت ہوگی۔ وزیر خزانہ اسحاق ڈار' وزیر بجلی گوہر ایوب' اور سینیٹر سیف الرحمان نے پریس کانفرنس میں بتایا کہ مذاکرات تجارتی بنیادوں پر ہوئے۔ نجی پاور کمپنیوں نے موقف اختیار کیا ہے کہ قیمتوں میں کمی کسی دباؤ میں آکر نہیں کی گئی۔

نیا نظام لانا ہوگا

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا کہ فرسودہ نظام کے باعث ملک ترقی نہیں کر سکا۔ اب نیا نظام لانا ہوگا۔ میں برداشت نہیں کر سکتا کہ کسی جگہ کے لوگ بہت امیر اور کسی جگہ کے لوگ بہت غریب ہوں۔ بالاکوٹ کے لوگوں کو لاہور کراچی جیسی سہولتیں دینا چاہتا ہوں۔

واپڈا میں مزید فوجی افسر

بجلی کے وفاقی وزیر گوہر ایوب خان نے بتایا ہے کہ ضرورت پڑی تو واپڈا میں مزید فوجی افسر لئے جائیں گے۔ ان کا اشارہ واپڈا کے چیئرمین جنرل ذوالفقار کی طرف تھا جن کو حال ہی میں مقرر کیا گیا ہے۔

وزیر اعلیٰ پنجاب کا دورہ

ایک گاڈی موضع شیرپور میں ایک بچی کے ساتھ زیادتی کے واقعہ پر وزیر اعلیٰ پنجاب میاں شہباز شریف خود گاؤں پہنچے اور پولیس کی غفلت پر وزیر آباد کے ڈی ایس پی' تھانے دار اور چوکی انچارج کو معطل کردیا۔ انہوں نے کہا کہ اس واقعہ پر حکومت شرمندہ ہے۔ معافی مانگتا ہوں۔

سی ٹی بی ٹی پر مذاکرات

محترمہ بینظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سی ٹی بی ٹی پر مذاکرات اور بھارت سے تجارت ضروری ہے۔ سندھ اسمبلی کے اجلاس پر پابندی غیر جمہوری ہے۔ انہوں نے کہا کہ 23- نومبر کا جلسہ حکومت کے خلاف ریفرنڈم ہو گا۔ نواز شریف مزید ایک سال اقتدار میں رہے تو ملک ٹوٹ جائے گا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ من پسند ججوں سے احتساب کرایا جا رہا ہے۔ چھوٹے صوبوں میں نفرت شدید ہو گئی ہے۔

العطاء جیولرز
DT-145/C کمرشل مارکیٹ چوک
راولپنڈی
پروپرائیٹر: طاہر محمود
844986

Quality Offset / Screen Printing
Nameplates, Stickers, Monograms, Computer Signs,
Hard & Flexible Crystal Labels, Holy Gifts in Metallic Mounts,
Giveaways etc. & 3 - D Hologram Stickers for Security.
Multicolour (Pvt) Limited
129-C, Rehmanpura, Lahore, Pakistan. Ph: 759 0106, Fax: (92-42) 759 4111

جلدی امراض اور کیوریٹو ادویات

علامات	قیمت	انگریزی نام
☆ چہرہ وغیرہ پر جوانی کے کیل کیلئے	25-00	ACNE CURE
☆ پھوڑا پھنسی' ابھرے دانوں والی جلدی امراض کیلئے	25-00	BOILS CURE
☆ چہرہ اور جلد پر بھورے داغوں کیلئے	25-00	BROWN SPOTS CURE
☆ چہرہ کے کیل' داغوں کیلئے مفید ویزلین	25-00	CURATIVE VASLINE
☆ پھوڑے پھنسی اور دیگر جلدی امراض میں پینے کے لئے مصفی خون ڈراپس	45-00	ANTI SEPTIC DROPS
☆ چہرہ اور جلد پر کالے بھورے تل	25-00	MOLES CURE
☆ چنبل' داد (Psoriasis) کیلئے	25-00	PSORIASIS CURE
☆ دھدری گول دائرے میں دانے دار ابھار	25-00	RING WORMS CURE
☆ چھپاکی' جسم پر سرخ رنگ کے ابھاروں میں خارش	25-00	URTICARIA CURE
☆ موہکے' مسے' جلد پر بغیر درد کے ابھار کیلئے	25-00	WARTS CURE
☆ برص' پھلبہری' جلد کا جگہ جگہ سے سفید و سرخ ہونا	175-00	LEUCODERMA COURSE

میڈیکل و ہومیوپیتھک سٹورز یا ڈاک سے طلب کریں۔ لٹریچر فری
فون کلینک 211054 (04524)
کیوریٹو انٹرنیشنل ربوہ
فون کلینک 771 (04524)
فون ہیڈ آفس 213156(04524) سیلز آفس 211283(04524) فیکس 212299(92-4524)